سوال نمبر ۸۔ بعض عورتیں گنڈے اور تعویذوں کو بہت اہمیت دیتی ہیں اور اس کے لیے تاویل کرتی ہیں کہ جس طرح نظر پھکوانا جائز ہے اسی طرح یہ بھی درست ہے۔

جواب: آجکل جو تعویذ اور گنڈے ہوتے ہیں وہ اکثر و بیشتر مشرکانہ اور شیطانی ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو بظاہر قرآنی کہے جاتے ہیں ان میں بھی اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ کچھ نہ کچھ تحریف ضرور ہوتی ہے اس لیے ان سے احتراز اولیٰ ہے۔ دوسرے صحیح اور قرآنی تعویذوں کو بھی دعا کی حیثیت میں ہی رکھنا چاہیے۔ ان کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ ان سے لازماً آرام ہو جائے گا درست نہیں ہے۔ صحت و تندرستی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کے لیے اسی سے دعا کرنی چاہیے۔ تعویذ اور گنڈوں کی طرف رجوع کرنا عام طور پر جاہل اور پست ہمت قوموں کا شیوہ رہا ہے اور اب بھی ان کی طرف رجوع کرنیوالے ایسے ہی لوگ ہیں۔

سوال نمبر ۹۔ میلاد النبی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ اس میں پیدائش کے وقت کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب:۔ حضور کی سیرت بیان کرنے کے لیے جمع ہونا صحیح بلکہ بہت نیک کام ہے لیکن اس کی غرض یہ ہونی چاہیے کہ اس سے سبق لیا جائے۔ مگر یہ میلاد خوانی جو اس وقت رائج ہے یہ ساری کی ساری جاہلانہ اور مشرکانہ رسوم پر مشتمل ہے اور اگر حضورؐ یا صحابہ کے زمانے میں ہوتی تو اسے حکماً بند کر دیا جاتا۔ جس طرح حضور کی پیدائش کو ان محفلوں میں بیان کیا جاتا ہے اس طرح اپنی پیدائش کے ذکر کو کوئی شخص بھی پسند نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر ۱۰۔ شادی بیاہ کے موقع پر اکثر گانا مع ساز کے گایا جاتا ہے اور ان تقاریب میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے اور ساز کس قسم کا سننا جائز ہے؟

جواب:۔ ساز بجز دف کے اور کسی قسم کا جائز نہیں۔ شادی بیاہ کے موقع پر اگر لڑکیاں بالیاں آپس میں بیٹھ کر کچھ گا بجا لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن پیشہ ور ڈومنیوں اور طوائفوں کا گانا اور ساز کے ساتھ گانا کسی طرح جائز نہیں۔ ایسی محفلوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جہاں شادی میں اس کا انتظام کیا گیا ہو وہاں آپ صرف نکاح اور ولیمہ کے موقع پر شریک ہوں اور باقی تقریبات سے الگ ہو جائیں۔ آپ کا طرز عمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے عزیزوں اور بھائی بندوں کے سب جائز کاموں میں شریک ہوں گے اور ناجائز کاموں سے الگ رہیں گے۔

اگلے روز بتاریخ ۱۲ اپریل بوقت گیارہ بجے دوپہر امیر جماعت اور قیم جماعت ٹونک سے بمبئی کے راستے مدراس روانہ ہو گئے۔